شرح کتاب التوحید، باب 3: شرک سے ڈرنے کا بیان

فضيلة الشيخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ

(سنیئر رکن کبار علماء کمیٹی، سعودی عرب)

ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: الملخص في شرح كتاب التوحيد

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شرک سے ڈرنے کا بیان[1]

فرمان الہی ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ (النساء: 48)

(بے شک اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک بنایا جائے اور اس کے علاوہ جو (گناہ) جس کے لیے چاہے گا بخش

---

[1] **اس باب کی کتاب التوحید سے مناسبت:** جب مصنف رحمہ اللہ نے توحید، اس کی فضیلت اور اس کے حق کی ادائیگی کا ذکر فرمایا تو یہ بالکل مناسب ہے کہ وہ اس کی متضاد چیز سے ڈرنے کو بیان فرماتے جو کہ شرک ہے، تاکہ ایک مومن اس سے خبردار رہے اور اپنے بارے میں اس تعلق سے ڈرتا رہے۔

الخوف: ناپسندیدہ شے کی توقع جو کہ امن کی ضد ہے۔

الشرك: عبادت میں سے کوئی چیز غیر اللہ کے لیے ادا کرنا۔

دے گا)[1]

اور الخلیل (ابراہیم) علیہ الصلاۃ والسلام نے دعاء کی:

﴿وَاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ﴾ (ابراہیم: 35)

(اور (اے میرے رب!) مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی عبادت سے بچانا)[2]

---

[1] لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ: یعنی کسی بندے کی اس بات سے درگزر نہیں فرماتا کہ وہ اس سے اس حال میں ملاقات کرے جبکہ وہ غیر اللہ کی عبادت کرتا ہو۔

وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ: یعنی شرک کے علاوہ یا اس سے کم تر جتنے گناہ ہیں اسے بخش دیتا ہے۔

لِمَنْ يَّشَاۗءُ: یعنی اپنے فضل وحکمت کے تحت اپنے بندوں میں سے جس کے لیے مغفرت چاہتا ہے۔

[2] الخلیل: جو محبت کے اعلیٰ درجات پر پہنچ چکا ہو۔ یہاں اس سے مراد ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام ہیں جنہیں اللہ تعالی نے اپنا خلیل بنایا۔

اجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ: یعنی مجھے اور انہیں (میری اولاد) کو اس سے دور پرے ایک جانب ہی رکھنا۔

الْاَصْنَامَ: صنم کی جمع ہے جو کہ کسی انسان یا کسی حیوان کی صورت پر تراشتہ ہوا بت یا مورت ہوتی ہے۔

پہلی آیت کا اجمالی معنی: بے شک اللہ تعالی نے انتہائی تاکید کے ساتھ یہ خبر دی کہ بلاشبہ وہ کسی بندے کو نہیں بخشتا جبکہ وہ اس سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ شرک کرتا ہو تاکہ ہمیں شرک سے سختی کے ساتھ ڈرایا جائے، اور یہ کہ بے شک شرک کے علاوہ جتنے گناہ ہیں وہ جس کے لیے بخشنا چاہتا ہے اپنے فضل واحسان سے بخش دیتا ہے، تاکہ ہم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔

دوسری آیت کا اجمالی معنی: یقیناً ابراہیم الخلیل علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے رب سے دعاء فرمائی کہ وہ انہیں اور ان کی اولاد کو بتوں کی عبادت سے بہت دور ایک جانب رکھے، اور ان کے اور اس کے درمیان بہت بڑی دوری رکھ دے۔ کیونکہ یقیناً ان کا فتنہ اتنا بہت بڑا ہے کہ اس میں واقع ہونے سے بے خطر نہیں رہا جاسکتا۔

ان دونوں آیات کی اس باب سے مناسبت:

پہلی آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بلاشبہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے، کیونکہ جس کی موت اس حال میں ہو تو اسے بالکل بھی نہیں بخشا جائے گا۔ لہذا یہ اس بات کا موجب ہے کہ بندہ اس گناہ سے کہ جس کی یہ قباحت ہے شدید خوف میں رہے۔ جبکہ دوسری آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اپنے بارے میں شرک سے ڈرتے ہیں اور اللہ تعالی سے دعاء فرماتے ہیں کہ وہ انہیں اس سے بچائے رکھے، (جب امام التوحید کا یہ حال ہے) تو پھر ان کے علاوہ کے بارے میں آپ کیا خیال کریں گے! پس یہ دونوں آیات شرک سے ڈرتے رہنے کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں۔

ان دونوں آیات سے یہ استفادہ ہوتا ہے:

1- بلاشبہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے خبر دی کہ وہ اسے ہرگز نہیں بخشے گا، جو اس سے تائب نہ ہوا ہو۔

2- اور جو شرک کے علاوہ گناہ ہیں اگر ان سے توبہ نہ کی ہو تو وہ اللہ کی مشیئت کے ماتحت ہیں، اگر اللہ تعالی چاہے گا تو بغیر توبہ کے بھی انہیں بخش دے گا، اور اگر چاہے گا تو ان کی وجہ سے اسے عذاب دے گا۔ پس اس میں شرک کی خطرناکی کی دلیل ہے۔

3- شرک کا خوف، کیونکہ ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام جو کہ امام الحنفاء ہیں اور جنہوں نے اپنے ہاتھوں سے بتوں کو توڑا تھا، جب وہ اپنے بارے میں شرک سے ڈرتے ہیں تو پھر ان کے علاوہ لوگوں کا کیا حال ہونا چاہیے۔

4- بلاؤں کو ٹالنے کے لیے دعاء کی مشروعیت، اور یہ کہ بندہ کبھی بھی اپنے رب سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔

اور حدیث شریف میں ہے (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا):

”أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الأَصْغَرُ. فَسُئِلَ عَنْهُ، فَقَالَ: الرِّيَاءُ“[1]

(مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ ڈر ”شرک اصغر“ کا ہے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ: شرک اصغر کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا

5- انسان کے اپنے اور اپنی اولاد کے لیے دعاء کرنے کی مشروعیت۔

6- اس میں ان جاہلوں پر رد ہے کہ جو کہتے ہیں: اس امت میں شرک واقع ہو ہی نہیں سکتا، پس وہ اس سے بے خطر ہوگئے اور بالآخر اس میں واقع ہوگئے۔

[1] یہ حدیث صحیح ہے۔ اسے ابن شیبہ نے اپنی مصنف ج 3 رقم 8480 میں، ابن خزیمہ نے 937 میں سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ کے طریق سے روایت کیا اور بغوی نے شرح السنۃ 4135 میں، طبرانی نے الکبیر 4301 میں عمرو بن ابی عمرو مولی المطلب کے طریق سے روایت کیا اور یہ دونوں عن عاصم بن عمر بن قتادہ عن محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ” إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الأَصْغَرُ، قَالُوا: وَمَا الشِّرْكُ الأَصْغَرُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: الرِّيَاءُ، يَقُولُ اللهُ عزوجل لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا جُزِيَ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ: اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَاءُونَ فِي الدُّنْيَا، فَانْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً“ (بے شک مجھے سب سے زیادہ خوف تم پر شرک اصغر کا ہے۔ صحابہ نے کہا: اور شرک اصغر کیا ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا: ریاء کاری۔ اللہ تعالی ان (ریاکاروں) سے بروز قیامت فرمائے گا جب لوگوں کو ان کے اعمال کی جزاء مل رہی ہوگی: ان لوگوں کی طرف چلے جاؤ جنہیں تم دنیا میں دکھانے کے لیے عمل کیا کرتے تھے، اور دیکھو کیا تم ان کے پاس کوئی جزاء پاتے ہو)۔ اسے علامہ البانی نے الصحیحہ رقم 951 اور صحیح الجامع رقم 1555 میں صحیح کہا ہے۔ اور امام احمد نے ج 5 ص 428 میں ابن الہاد، عن عمرو بن ابی عمرو، عن محمود بن لبید کے طریق سے اپنی سند سے بیان کیا۔ اور اس کی اسناد عمرو اور محمود کے مابین منقطع ہے، اور موصول روایت راجح ہے، واللہ اعلم۔

"ریاکاری")[1]۔

---

[1]وفي الحديث: یعنی اس حدیث میں جو امام احمد، الطبرانی، ابن ابی الدنیا اور البیہقی نے روایت کی ہے۔

أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ: یعنی تمام خوفوں سے بڑھ کر جس چیز کا تم پر خوف ہے۔

الرِّيَاءُ: عبادت کو ظاہر کرنا اس نیت سے کہ لوگ اسے دیکھیں اور اس بارے میں اس کی تعریف کریں۔

اس حدیث کا اجمالی معنی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کے ساتھ کمال شفقت، رحمت وخیر خواہی کے باعث آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسی خیر نہ چھوڑی مگر امت کی اس جانب رہنمائی فرمادی اور کوئی ایسا شر نہ چھوڑا مگر اسے اس سے خبر دار فرمادیا۔ چناچہ انہیں شر میں سے جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرایا وخبر دار فرمایا یہ ہے کہ اپنی عبادت کو لوگوں کی تعریف حاصل کرنے کے لیے ظاہر کرنا، کیونکہ یہ تو عبادت میں شرک ہوا، اگرچہ یہ شرک اصغر ہے لیکن بہر حال اس کا خطرہ بہت عظیم ہے۔ کیونکہ یہ اس عمل کو ضائع کر دیتی ہے جس میں داخل ہو جائے۔ جب نفس کی جبلت میں یہ بات داخل ہے کہ اسے لوگوں کے دلوں میں اپنی صدارت ومنزلت محبوب ہوتی ہے الا یہ کہ اللہ جسے محفوظ رکھے، تو پھر ظاہر ہے کہ یہ وہ سب سے خطرناک چیز ہے جس کا خطرہ نیک صالحین پر ہوتا ہے، کیونکہ بر خلاف شرک اکبر کے ان پر اس کے داعیہ بہت قوی ہیں، کیونکہ بلاشبہ شرک اکبر کا داعیہ کامل مومنین کے دلوں میں یا تو معدوم ہوتا ہے، یا بہت ہی زیادہ کمزور۔

اس حدیث کی اس باب سے مناسبت: اس میں شرک اصغر سے خوف ہے کا بیان ہے، جیسا کہ اس سے پہلے کی دو آیات میں شرک اکبر سے خوف کا بیان تھا، جبکہ یہ باب دونوں انواع کے شرک پر مشتمل ہے۔

اس حدیث سے یہ استفادہ ہوتا ہے:

1- شرک اصغر میں واقع ہو جانے سے شدید ترین خوف، اور یہ دو پہلوؤں سے ہے:

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ“[1]

(جس شخص کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اللہ تعالی کے علاوہ کسی دوسرے شریک کو پکارتا ہو تو وہ جہنم میں داخل ہو گا)[2]۔

اول: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں واقع ہونے کے خوف سے شدید ترین طور پر خبر دار فرمایا۔

دوم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے واقع ہونے کا خطرہ کامل صالحین پر ذکر فرمایا تو پھر جو ان سے کم تر ہیں ان پر تو اس کا خطرہ بالاولیٰ ہو گا۔

2- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر انتہائی شفقت فرمانا، اور ان کی ہدایت و خیر خواہی کی شدید حرص رکھنا۔

3- شرک دو اقسام میں تقسیم ہوتا ہے: اکبر اور اصغر۔ اکبر یہ ہے کہ غیر اللہ کو اللہ کے برابر قرار دینا اس چیز میں جو کہ اللہ تعالی کے خصائص میں سے ہے۔ اور اصغر وہ یہ کہ جس کے بارے میں نصوص میں شرک کا لفظ استعمال ہوا ہے لیکن وہ شرک اکبر کی حد تک نہیں پہنچتے، ان کے مابین یہ فرق ہے:

الف: شرک اکبر تمام اعمال کو ضائع کر دیتا ہے، جبکہ اصغر اس عمل کو ضائع کرتا ہے جس میں یہ شامل ہو جائے۔

ب: شرک اکبر کا مرتکب ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہے گا، جبکہ اصغر ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہنے کا موجب نہیں۔

ج: شرک اکبر کا مرتکب ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے، جبکہ اصغر کا مرتکب ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا۔

[1] البخاری 4497، ابن خزیمہ نے ”التوحید“ میری تحقیق کے ساتھ رقم 569 روایت کیا۔

[2] يَدْعُو: یہاں دعاء سے مراد سؤال (مانگنا) ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس سے دعاء کی یعنی اس سے مانگا یا استغاثہ (فریاد) کی۔

نِدًّا: النِّدُّ کا مطلب ہے شبیہ (برابری والا، مماثل)۔

اس حدیث کا اجمالی معنیٰ: رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ جس نے اللہ تعالی کا اس کی عبادت میں مشابہہ ومثیل بنایا کہ اسے پکارتا ہے، اس سے مانگتا اور فریاد کرتا ہے، خواہ وہ النِّدُّ نبی ہو یا ان کے علاوہ کوئی، اور مرتے دم تک اسی پر لگا رہتا ہے یعنی مرنے سے پہلے اس سے توبہ نہیں کرتا تو بلاشبہ اس کا ٹھکانہ جہنم کی طرف ہے، کیونکہ یقیناً وہ مشرک ہے۔ اور النِّدُّ (برابری والا) بنانا دو انواع کا ہوتا ہے:

اول: عبادت کی انواع میں یا ان میں سے بعض میں کسی کو اللہ تعالی کا شریک بنانا تو یہ شرک اکبر ہے، اور اس کا مرتکب ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہے گا۔

دوم: جو شرک اصغر میں سے ہو جیسے کسی شخص کا یوں کہنا: "ما شاء الله وشئت ولو لا الله وأنت" (جو اللہ اور آپ چاہیں، اور اگر اللہ اور آپ نہ ہوتے) یا اس جیسے کلمات جن میں لفظ جلالہ (اللہ کے نام) کے ساتھ "واو" کے ذریعے عطف کیا جاتا ہے، یا پھر معمولی ریاء کاری، لہذا یہ اگر ان کی وجہ سے جہنم میں گیا بھی تو ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہنے کی موجب نہیں۔

اس حدیث کی اس باب سے مناسبت: اس میں مشرک کے انجام اور ٹھکانے کا ذکر کرکے شرک سے ڈرانا پایا جاتا ہے۔

اس حدیث سے یہ استفادہ ہوتا ہے:

1- شرک سے ڈرنا اور موت سے قبل اس سے توبہ کی ترغیب۔

2- جو کوئی بھی اللہ تعالی کے ساتھ کسی نبی یا ولی زندہ ہو یا مردہ کو پکارتا ہے یا کسی پتھر یا درخت کو تو اس نے یقیناً اللہ تعالی کے ساتھ النِّدُّ (برابری والا) مقرر کردیا۔

3- بے شک شرک بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتا۔

اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

اور صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَنْ لَقِيَ اللهَ، لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَقِيَهُ، يُشْرِكُ بِهِ، دَخَلَ النَّارَ“[1]

(جو کوئی اس حال میں اللہ تعالی سے ملاقات کرے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔اور جو اس حال میں اللہ تعالی سے ملاقات کرے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کو ٹھہراتا ہو تو وہ جہنم میں جائے گا)[2]۔

---

[1] صحیح مسلم 93۔

[2] **جابر:** آپ جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام الانصاری السلمی جلیل القدر صحابی ہیں اور جن سے باکثرت روایات ہیں، اور صحابی کے بیٹے ہیں۔ آپ کی وفات مدینہ میں 70ھ کے بعد ہوئی اور آپ کی عمر 94 سال تھی۔

مَنْ لَقِيَ اللهَ: (جس نے اللہ سے ملاقات کی) یعنی جس کی موت ہوئی۔

لَا يُشْرِكُ بِهِ: یعنی اللہ کے ساتھ کسی کو اس کی الوہیت وربوبیت میں شریک نہیں کرتا تھا۔

شَيْئًا: یعنی شرک خواہ قلیل ہو یا کثیر۔

اس حدیث کا اجمالی معانی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی کہ جس کی وفات توحید پر ہوئی تو اس کا جنت میں داخلہ یقینی ہے، اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو اور ان پر مصر رہتے ہوئے فوت ہوا ہو تو وہ اللہ کی مشیئت کے تحت ہے، اگر اللہ تعالی اس سے درگزر فرمائے تو شروع میں ہی اسے داخل کردیا جائے گا، ورنہ اسے جہنم میں عذاب دیا جائے گا پھر اس سے نکال کر جنت میں داخل کردیا جائے گا۔

جبکہ جس کی وفات شرک اکبر پر ہوئی ہو تو وہ نہ جنت میں داخل ہو گا نہ ہی اسے اللہ تعالی کی رحمت میں سے کچھ حاصل ہو گا اور وہ ہمیشہ ہمیش جہنم ہی میں رہے گا۔ اور اگر شرک اصغر ہوا جبکہ اس کے پاس اس پر بھاری پڑ جانے والی نیکیاں نہ ہوئیں تو وہ جہنم میں داخل ہو گا، لیکن بہر حال وہ اس میں ہمیشہ نہیں رہے گا۔

اس حدیث کی اس باب سے مناسبت: اس میں یقیناً شرک سے ممانعت پر شدید سختی اپنائی گئی ہے جو اس سے شدید طریقے سے خوف کی موجب ہے۔

اس حدیث سے ہمیں یہ استفادہ ہوتا ہے:

1- شرک سے خوف کا وجوب، کیونکہ جہنم سے نجات شرک سے بچے رہنے کے ساتھ مشروط ہے۔

2- بلاشبہ اصل اعتبار کثرت عمل کا نہیں ہوتا، بلکہ اصل اعتبار تو شرک سے بچنے کا ہوتا ہے۔

3- لا الہ الا اللہ کے معنی کا بیان اور وہ یہ ہے کہ شرک کو چھوڑ دیا جائے اور اللہ تعالی کو عبادت میں اکیلا قرار دیا جائے۔

4- جنت اور جہنم کا بندے کے انتہائی قریب ہونا اور یہ کہ اس کے اور ان کے درمیان سوائے موت کے کچھ نہیں۔

5- اس شخص کی فضیلت جو شرک سے بچا رہے۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتویٰ دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔